عذر کی بنا پر جمع بین الصلوٰتین

یہاں رات کا کرفیو شام آٹھ بجے سے صبح سات بجے تک نافذ ہے۔ جس کی وجہ سے نماز عشا اور نماز فجر ناممکن ہو گئی۔ نماز عشا گھروں میں ہی ادا کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں میں نے **فقہ السنہ** کا مطالعہ کیا جہاں پر فقہ حنفیہ کے سوا سبھی دیگر فقیہوں (شافعی، مالکی اور حنبلی) کے نزدیک مجبوری اور بارش کے وقت حضر میں بھی مغرب کے وقت ہی عشا یعنی **جمع بین الصلوٰتین** ادا کی جا سکتی ہے۔ چند مقامی علما نے فقہ حنفی کی رو سے اس کی اجازت نہیں دی۔ چند ایک نے اختلاف اور انتشار کے بجائے مسجد میں نماز عشا ادا نہ کرنے کو بہتر کہا ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل نکات کی وضاحت مطلوب ہے:

(الف) کیا شدید مجبوری کے وقت بھی فقہ حنفی کے مطابق **جمع بین الصلوٰتین** نہیں کیا جا سکتا ہے جب کہ نماز عشا مسجد میں مقررہ وقت پر ادا ہونا ممکن نہیں ہے؟ کیا ایسی صورت میں ترک جماعت جائز ہے؟

(ب) نماز عشا اور نماز مغرب کے درمیان کا وقفہ کم سے کم کتنا ہونا چاہیے؟

(ج) **جمع بین الصلوتین** میں اذان ایک ہی ہو یا دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ؟

(د) ان میں اقامت کا کیا حکم ہے۔ ایک ہی یا دو؟

(ہ) **جمع بین الصلوتین** کے وقت سنت نمازیں پڑھی جائیں گی یا موخر کی جائیں گی؟

(و) کیا انفرادی طور پر نماز کی ادائگی سے پہلے اذان ضروری ہے۔

نماز ایک ایسی عبادت ہے جس میں وقت کی بڑی اہمیت ہے۔ قرآن مجید نے اس کو وقت سے ہم رشتہ فرض (کتاب موقوت) قرار دیا ہے۔ پھر نماز پنجگانہ کے لیے جو اوقات ہیں، وہ بعض جزوی اختلافات سے قطع نظر بحیثیت مجموعی۔۔۔ کہا جا سکتا ہے کہ ۔۔۔ تواتر سے ثابت ہیں، اسی لیے احناف کے نزدیک کسی بھی عذر کی بنا پر **جمع بین الصلوٰتین** کی گنجایش نہیں ہے، اور جن احادیث میں بظاہر جمع بین الصلوتین کیا جانا معلوم ہوتا ہے، احناف کے نزدیک وہ محض صورتاً دو نمازوں کا اجتماع ہے۔ حقیقتاً دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ہی ادا کی جاتی تھیں، ایک نماز اپنے آخری وقت میں اور دوسری نماز اپنے ابتدائی وقت میں، اسی لیے بظاہر دو نمازوں کا اکٹھا کرنا نظر آتا ہے۔

(۲) دوسرے فقہا کے یہاں ظہر و عصر اور مغرب و عشا میں خاص حالات میں جمع بین الصلوتین کی گنجایش ہے۔ سفر میں **جمع بین الصلوٰتین** پر مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کا اتفاق ہے، بارش کی وجہ سے مغرب اور عشا میں جمع پر بھی ان تینوں مکاتب فقہ کا اتفاق ہے۔ شوافع کے نزدیک ظہر و عصر میں بھی بارش کی وجہ سے جمع کیا جا سکتا ہے۔ مالکیہ کے یہاں ظہر و عصر میں جمع درست نہیں، حنابلہ سے دونوں طرح کے اقوال

منقول ہیں۔ بیماری کی بنا پر مالکیہ اور حنابلہ کے یہاں جمع بین الصلوتین کیا جا سکتا ہے۔ شوافع کے یہاں نہیں کیا جا سکتا۔ (شرح المہذب ۲/۷۶-۳۷۷، المغنی ۲/۵۸)

ان کے علاوہ کسی اور عذر کی بنا پر بھی دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے؟ اس بابت "ابن شبرمہ" سے نقل کیا گیا ہے، کہ کسی اور حاجت و ضرورت کی بنا پر بھی جمع کی گنجایش ہے، بشرطیکہ اس کو عادت نہ بنایا جائے (المغنی ۲/۶۰)۔ امام نووی نے بھی فقہا شوافع میں قاضی حسین سے خوف کی بنا پر جمع بین الصلوٰتین کی اجازت نقل کی ہے (شرح المہذب ۴/ ۳۸۳) تاہم ان فقہی مذاہب کی کتابوں کے مطالعے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سفر، بیماری اور بارش کے سوا کسی اور سبب سے جمع بین الصلوٰتین کا جائز نہیں ہونا راجح ہے، مجھے بھی یہی قول زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے، اس لیے کہ غزوہ خندق کے موقع پر باوجود شدید خوف اور مسلسل تیر اندازی کے آپؐ سے جمع بین الصلوٰتین کرنا ثابت نہیں ہے۔

(۳) ویسے ضرورت اور مشقت کی وجہ سے فقہا احناف نے اس مسئلہ میں دوسرے فقہا کی رائے پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے، بشرطیکہ ان شرائط کی بھی رعایت کی جائے جو ان فقہا نے مقرر کی ہیں، چنانچہ مشہور حنفی فقیہ علامہ حصکفی جمع بین الصلوتین ہی کے ذیل میں لکھتے ہیں ولا باس بالتقلید عند الضرورہ لکن بشرط ان یلتزم جمیع ما یوجبہ ذلک الامام" (درمختار مع الرد ۱/۱۵۶) ترجمہ: اور ضرورت کے وقت تقلید میں کوئی ہرج نہیں ہے بشرطیکہ ان امام کی کل شرائط کا التزام کیا جائے۔

(۴) جمع بین الصلوٰتین کے لیے تین شرطیں ہیں، اول یہ کہ پہلی نماز شروع کرتے ہوئے ہی جمع بین الصلوٰتین کی نیت کرے۔ دوسرے نماز ترتیب سے ادا کی جائے۔ مثلاً پہلے مغرب پڑھی جائے پھر عشا تیسرے، دونوں نمازوں کے درمیان زیادہ فصل نہ ہو، زیادہ اور کم کا مدار عرف پر ہے، بعض لوگوں نے معمولی فصل کا اندازہ یہ مقرر کیا ہے کہ وضو یا تیمم اور اقامت کی مقدار سے زیادہ فصل نہ ہونا چاہیے۔ (شرح المہذب ۳۷۵۴، المغنی ۲/۶۱)

(۵) جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں اذان تو ایک ہی ہو گی، البتہ اقامت دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ کہی جائے گی۔

(۶) جمع بین الصلوٰتین کی صورت مغرب کی سنت درمیان میں نہ پڑھی جائے، یہی راجح ہے۔ (شرح المہذب ۴/۳۷۵، المغنی ۱/۶۱)

(۷) عشا کے بعد سنت عشا اور وتر کے علاوہ مزید دو رکعت پڑھ لے، میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر نماز مغرب اس کے آخری وقت میں اور عشا اس کے ابتدائی وقت میں ادا کی جا سکتی ہو تو اس طرح ادا کر لینا بہتر ہے، ورنہ مستقل طور پر جماعت عشا کے ترک سے جمع بین الصلوتین کر لینا بہتر ہو گا، پھر جوں ہی عذر ختم

ہو جائے، نماز اپنے وقت پر ادا کی جائے، تاہم یہ میری ذاتی رائے ہے، دوسرے اہل علم سے بھی دریافت کر لیں، اور اس بات کو بہرحال اختلاف و انتشار کا باعث نہ بننے دیں۔ اگر اور لوگوں کو اس پر اطمینان نہ ہو تو اصرار نہ کیا جائے۔

(۸) اگر معلوم ہو کہ مقامی مسجد میں اذان نہیں دی گئی ہے تب تو اذان دے ہی دینی چاہیے کیونکہ اذان منجملہ شعائر دین کے ہے، اور اگر اذان دی جا چکی ہے تب بھی اپنی نماز کے لیے اذان دینے کی گنجائش ہے (رد المحتار ۱/۲۵۷) (مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

حج کی تمنا کسے نہیں ہے؟

حج کرنے والے اور تمنا کرنے والے، سب کے لیے

خرم مراد کی دو خصوصی نگارشات

۱- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حج وداع کی داستان

قیمت: ۵۰/۷ روپے -/۵۰۰ روپے سیکڑہ

۲- حاجی کے نام

۵۰/۳ روپے -/۲۵۰ روپے سیکڑہ

دل کی دنیا آباد کرنے والی، ایمان کو تازگی بخشنے والی

اللہ اور رسول سے تعلق کو نمو دینے والی ــــــ

پڑھیے اور شوق حج کو حرارت دیجیے

حج پر جانے والے اعزہ و احباب کو تحفہ دیجیے

ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

دیگر ۳۵ کتابچوں کی تفصیلات کے لیے

منشورات

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور 54570۔ فیکس: 042-7832194